بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

خط نمبر ۳۲

عَسَیٰ اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۔ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم چہارشنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸	۱۹ ظہور ۱۳۴۳ ہش ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۸۴ھ ۱۹ اگست ۱۹۶۴ء	نمبر ۱۹۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۱۸ اگست بوقت ۸ بجے صبح

کل دن بھر تو حضور کی طبیعت بہتر رہی۔ البتہ شام کو کچھ بے چینی کی تکلیف ہوگئی۔ رات نیند دقفہ دقفہ سے آئی۔ کھانسی بھی اٹھتی رہی ۔۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ ضروری ہے کہ اسلام میں داخل ہونے والا تدبیر اور دعا دونوں سے کام لے

تدبیر بھی کرے اور مشکلات کے لئے دعا بھی کرے ان دونوں کے بغیر کام نہیں چلتا

"قرآن شریف کی پہلی ہی سورۃ فاتحہ میں ان دونوں باتوں (تدبیر اور دعا) کو مدنظر رکھ کر فرمایا ہے اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ اسی اصل تدبیر کو بتاتا ہے اور مقدم اس کو کیا ہے کہ پہلے انسان رعایت اسباب اور تدبیر کا حق ادا کرے۔ مگر اس کے ساتھ ہی دعا کے پہلو کو نہ چھوڑ دے بلکہ تدبیر کے ساتھ ہی اس کو مدنظر رکھے۔ مومن جب اِیَّاکَ نَعْبُدُ کہتا ہے کہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں تو معاً اس کے دل میں گزرتا ہے کہ میں کیا چیز ہوں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کروں جب تک اس کا فضل اور کرم نہ ہو۔ اس لئے وہ معاً کہتا ہے اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ مدد بھی تجھ ہی سے چاہتے ہیں۔ یہ ایک نازک مسئلہ ہے جس کو بجز اسلام کے اور کسی مذہب نے نہیں سمجھا۔ اسلام ہی نے اس کو سمجھا ہے۔ عیسائی مذہب کا تو ایسا حال ہے کہ اس نے ایک عاجز انسان کے خون پر بھروسہ کر لیا اور انسان کو خدا بنا رکھا ہے۔ ان میں دعا کے لئے وہ جوش اور اضطراب ہی کب پیدا ہو سکتا ہے جو دعا کے لئے ضروری اجزا ہیں وہ تو انشاء اللہ کہنا بھی گناہ سمجھتے ہیں۔ لیکن مومن کی روح ایک لحظہ کے لئے بھی گوارا نہیں کرتی کہ وہ کوئی بات کرے اور انشاء اللہ ساتھ نہ کہے۔ پس اسلام کے لئے یہ ضروری امر ہے کہ اسلام میں داخل ہونے والا اس اصل کو مضبوط پکڑ لے۔ تدبیر بھی کرے اور مشکلات کے لئے دعا بھی کرے اور کراوے۔ اگر ان دونوں پلڑوں میں سے کوئی ایک ہلکا ہے تو کام نہیں چلتا ہے۔ اس لئے ہر ایک مومن کے واسطے ضروری ہے کہ اس پر عمل کرے۔" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۶۸، ۲۶۹)

چالیس روزہ اجتماعی صدقہ کے بارہ میں

ایک ضروری گزارش

محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل شفایابی کے لئے جو چالیس روزہ اجتماعی صدقہ کی تحریک جاری ہے۔ اس سلسلہ میں زعماء کرام انصار اللہ سے میری گزارش ہے کہ وہ اس تحریک کو ہر رکن کے علم میں لاکر عند اللہ ماجور ہوں۔ تاکہ اس ثواب میں زیادہ سے زیادہ ارکان شامل ہو سکیں۔ جزاکم اللہ

(نائب قائد ایثار)

ربوہ کا موسم

ربوہ ۱۸ اگست۔ گزشتہ ہفتہ کے روز (یعنی ۱۵ اگست) سے یہاں مطلع مسلسل ابر آلود ہے اور وقفہ وقفہ کے ساتھ ہلکی بارش ہو رہی ہے۔ آج صبح بھی گہرے بادل چھائے ہوئے ہیں۔ اور مزید بارش کی توقع ہے۔

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا دسواں سالانہ اجتماع

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا دسواں تربیتی سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز ۳۰-۳۱ اکتوبر و یکم نومبر ۱۹۶۴ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا۔ اراکین انصار اللہ کو چاہیئے کہ وہ ابھی سے اجتماع میں شامل ہونے کی تیاری شروع فرما دیں۔ نیز مجالس یہ نوٹ فرما لیں کہ شوریٰ انصار اللہ کے لئے تجاویز بھجوانے اور آئندہ تین سال کے لئے صدارت کے لئے نام ارسال کرنے کی آخری تاریخ ۲۰ ستمبر ہے۔ اس لئے تمام مجالس سے درخواست ہے کہ وہ صدر کے عہدہ کے لئے نام اور شوریٰ انصار اللہ کے لئے تجاویز (اگر وہ بھجوانا چاہیں) مجلس عاملہ کی منظوری کے بعد ۲۰ ستمبر سے پہلے پہلے مرکز میں بھجوا دیں۔ (قائد عمومی)

ہفتہ اصلاح معاشرہ ۔۔ ۲۲ اگست تا ۲۸ اگست

اس سال قیادت تربیت انصار اللہ کے پروگرام میں اصلاح معاشرہ کے سلسلہ میں احباب جماعت کو پوری توجہ دلانے کے لئے ایک ہفتہ منانے کی بھی تجویز ہے۔ نظارت اصلاح و ارشاد کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال یہ ہفتہ اصلاح معاشرہ ۲۲ اگست بروز ہفتہ سے لے کر ۲۸ اگست بروز جمعہ تک منایا جائے گا۔

جملہ مجالس انصار اللہ ان سات دنوں میں احباب کو اصلاح معاشرہ کی طرف پوری توجہ دلائیں۔ اور اپنے ہاں مندرجہ ذیل مضامین پر خصوصاً تقاریر کا انتظام کریں۔

(۱) سچائی اور راست بازی کی تلقین (۲) غیبت اور بدظنی سے اجتناب (۳) معاملات لین دین میں صفائی (۴) نظام جماعت و خلافت سے وابستگی (۵) بیوی سے حسن سلوک (۶) شریعت کے مطابق لڑکیوں کو ورثہ دینا (۷) تعلیم اور تربیت اولاد کی ذمہ داری۔

اس ہفتہ کی تمام کارروائی کی اطلاع مرکز میں بھجوا کر ممنون فرما دیں۔

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ عید الاضحیٰ

جن بزرگوں نے ہمارے مُلک میں اسلام کو پھیلایا اُنہی کے نقش قدم پر چل کر تم بھی اسلام کی خدمت کرو

جماعت کے نوجوان ہمّت کریں اور ان بزرگوں کی پیروی کرتے ہوئے اپنے آپ کو خدمتِ دین کے لئے پیش کریں

رُوحانیت کے لحاظ سے آج بھی ہمارے مُلک کو چشتیوں سہروردیوں اور نقشبندیوں کی ضرورت ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۹ر جولائی ۱۹۵۷ء بمقام ربوہ

۹۔ جولائی ۵۷ء کو حضور نے عید الاضحیٰ کے موقع پر جو خطبہ ارشاد فرمایا تھا اس میں حضور نے نہایت لطیف رنگ میں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی کی حقیقت واضح کرتے ہوئے احمدی نوجوانوں کو وقفِ جدید کے ماتحت اپنی زندگیاں خدمتِ اسلام کے لئے پیش کرنے کی تحریک فرمائی تھی۔ حضور کا یہ پُر معارف خطبہ درجِ ذیل کیا جاتا ہے۔

یہ عید قربانیوں کی عید ہے اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی یاد میں ہے۔ مَیں نے کئی دفعہ بتایا ہے کہ

حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام کی قربانی

یہ نہیں تھی جیسا کہ عام طور پر کہا جاتا ہے کہ انہیں ذبح کرنے کے لئے حضرت ابراہیمؑ نے زمین پر لٹا دیا تھا لیکن بعد میں خدا تعالیٰ سے الہام پا کر آپ نے ذبح کرنے کا ارادہ ترک کر دیا اور الٰہی اشارہ کی بناء پر ان کی جگہ ایک بکرا ذبح کر دیا۔ مَیں بارہا بتا چکا ہوں کہ درحقیقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو وادیٔ مکہ میں چھوڑ آنے کے متعلق یہ رؤیا دکھائی گئی تھی۔ کیونکہ ایک بے آب و گیاہ وادی میں بیٹھ جانا بھی بہت بڑی قربانی ہے جیسے شروع شروع میں ربوہ میں چند آدمی خیمے لگا کر بیٹھ گئے تھے تاکہ اسے آباد کیا جائے وہ آدمی درحقیقت اس وقت اسمٰعیلی سنّت کو پورا کر رہے تھے وہ صرف اس لئے یہاں بیٹھ گئے تھے کہ آئندہ یہاں ربوہ آباد کیا جائے۔ اگر وہ قربانی نہ کرتے اور ربوہ میں آ کر خیمے لگا کر نہ بیٹھ جاتے تو نہ یہ شہر بنتا نہ سڑکیں بنتیں۔ نہ بازار بنتے۔ نہ مکانات بنتے اور یہ جگہ پہلے کی طرح چٹیل میدان ہی رہتی۔

امریکہ میں جو فری تھنکنگ (Free Thinking) کی تحریک پیدا ہوئی ہے۔ اس کا بانی ایک فرانسیسی شخص ہے۔ اس نے اپنا قصہ یہی لکھا ہے کہ مَیں ایک دن اپنے باپ کے ساتھ ایک پادری کا وعظ سُننے گیا تو وہاں اس نے یہ کہا کہ ابراہیمؑ بڑا نیک انسان تھا۔ اسنے

خدا کی خاطر

اپنے اکلوتے بیٹے کے گلے پر چُھری پھیر دی وہ لکھتا ہے کہ اتفاق کی بات ہے مَیں بھی اپنے باپ کا اکلوتا بیٹا ہی تھا مَیں وہاں سے نکل کے بھاگا۔ میرے دل میں یہ خوف پیدا ہوا کہ اگر میرے باپ کو یہ خطبہ پسند آ گیا تو وہ کہیں میری گردن پر بھی چُھری نہ پھیر دے۔ مَیں سمندر پر گیا وہاں ایک امریکہ جانیوالے جہاز کھڑا تھا۔ مَیں اس میں گھس گیا اور کسی کونہ میں چُھپ کر بیٹھ گیا اور اس طرح امریکہ پہنچ گیا۔ یہاں آ کر مَیں نے یہ دہریوں والی تحریک جاری کی۔ غرضیکہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کی قربانی کو غلط شکل میں پیش کیا جاتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی

رؤیا کا یہ مطلب تھا

کہ آپ اپنی مرضی سے اور یہ جانتے بوجھتے ہوئے کہ وادیٔ مکہ ایک بے آب و گیاہ جنگل ہے اور وہاں کھانے پینے کو کچھ نہیں ملتا اپنی بیوی اور بچے کو وہاں چھوڑ آئیں۔ چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا۔ جب حضرت اسماعیل علیہ السلام بڑے ہوئے تو آپ نے اپنی نیکی اور تقوٰی کے ساتھ اپنے گرد لوگوں کا ایک گروہ جمع کر لیا اور انہیں نماز اور زکوٰۃ اور صدقہ و خیرات کی تحریک کر کے اور اس طرح عمرہ اور حج کے طریق کو جاری کر کے آپ نے مکّہ کو آباد کرنا شروع کیا۔ چنانچہ ان کی قربانیوں کے نتیجہ میں صدیوں سے مکّہ آباد چلا آتا ہے۔ قریباً تین ہزار سال سے برابر خانہ کعبہ آباد ہے اور اس کا طواف اور حج کیا جاتا ہے۔ پس

عید الاضحیہ کی قربانی

بے شک اس قربانی کی یاد دلاتی ہے مگر اس قربانی کی یاد نہیں دلاتی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ظاہری شکل میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی گردن پر چُھری پھیر دی۔ درحقیقت قربانیوں کی

عید ہمیں اس طرف توجّہ دلاتی ہے

کہ ہم خدا کی خاطر اور اس کے دین کے لئے جنگلوں میں جائیں اور وہاں جا کر خدا تعالیٰ کے نام کو بلند کریں اور لوگوں سے اس کے رسول کا کلمہ پڑھوائیں جیسا کہ ہمارے صوفیاء کرام کرتے چلے آئے ہیں۔ اگر ہم ایسا کریں تو یقیناً ہماری قربانی حضرت اسمٰعیلؑ کی قربانی کے مشابہ ہو گی۔ ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ وہ قربانی بالکل حضرت اسمٰعیلؑ کی قربانی کی طرح ہو جائے گی۔ کیونکہ دلوں کی کیفیت مختلف ہوتی ہے۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے دل کی حالت اَور تھی اور ہمارے زمانہ کے لوگوں کی دلوں کی حالت اَور ہے مگر بہرحال وہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی کے مشابہ ضرور ہو جائے گی۔ پس تم اپنے آپ کو

اس قربانی کے لئے پیش کرو

میرے نزدیک اس زمانہ میں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی کے مشابہ قربانی وہ مبلّغ کر رہے ہیں جو مشرقی اور مغربی افریقہ میں تبلیغ کا کام کر رہے ہیں۔ وہ غیر آباد ملک ہیں جن میں کوئی شخص خدا تعالیٰ اور اسکے رسول کا نام نہیں جانتا تھا۔ لیکن ان لوگوں نے وہاں پہنچ کر انہیں خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کا نام بتایا۔ مَیں پہلے بھی ایک خطبہ میں بتا چکا ہوں کہ مغربی افریقہ کے ایک ملک میں عیسائیوں نے اپنے پریس میں احمدی اخبار کا چھاپنا بند کر دیا تو ہمارے مبلّغ انچارج جماعت کا علیحدہ پریس لگانے کے سلسلہ میں چندہ اکٹھا کرنے کے لئے ایک جگہ گئے۔ وہاں انہیں ایک ایسا آدمی ملا جسے انہوں نے بڑی تبلیغ کی تھی مگر اسنے احمدیت قبول نہیں کی تھی بعد میں اس کے پاس ایک مقامی مبلغ پہنچا تو اس نے کہا کہ تمہارے بڑے پاکستانی مبلغ نے بھی مجھے تبلیغ کی ہے لیکن اگر یہ دریا (وہ اس وقت ایک دریا کے کنارے جا رہے تھے) اپنا رُخ پھیر کر الٹی طرف چل پڑے تو یہ بات ممکن ہے لیکن میرا احمدیت کو قبول کرنا ناممکن ہے لیکن کچھ دن اس مبلغ کی صحبت میں رہنے کا

اس پر ایسا اثر ہوا

کہ وہ احمدی ہو گیا۔ ہمارے مبلّغ انچارج کہتے ہیں کہ جب مَیں وہاں چندہ لینے گیا تو اتفاقاً وہ شخص اس شہر میں آیا ہوا تھا وہ مجھے ملا اور کہنے لگا آپ یہاں کیسے تشریف لائے ہیں۔ مَیں نے اسے اپنی آمد کا مقصد بتایا اور کہا کہ عیسائیوں نے اپنے پریس میں ہمارا اخبار شائع کرنے سے انکار کر دیا ہے اور کہا ہے کہ اگر تمہارے خدا میں کوئی طاقت ہے تو اسے چاہیئے کہ وہ

کوئی معجزہ دکھائے

اور تمہارا اپنا پریس جاری کر دے۔ پس مَیں اپنا علیحدہ پریس لگانے کے لئے چندہ اکٹھا کرنے آیا ہوں۔ اس پر وہ احمدی دوست کہنے لگے مولوی صاحب یہ تو بڑی بے غیرتی ہے

کہ اب ہمارا اخبار ان کے پریس میں چھپے آپ یہاں کچھ دیر انتظار کریں میں ابھی آتا ہوں۔ اس کا گاؤں قریب ہی تھا وہ وہاں گیا اور تھوڑی دیر کے بعد واپس آکر اس نے پانچ سو پونڈ کی رقم مولوی صاحب کے ہاتھ میں دیدی اور کہا کہ پریس کے سلسلہ میں یہ میرا چندہ ہے ۔۔۔۔ غرض ہمارے یہ مبلغ ایسے ممالک میں کام کر رہے ہیں جہاں

جنگل ہی جنگل ہیں

شروع شروع میں جب ہمارے مبلغ وہاں گئے تو بعض دفعہ انہیں وہاں درختوں کی جڑیں کھانی پڑتی تھیں۔ اور وہ نہایت تنگی سے گزارہ کرتے تھے جس کی وجہ سے ان کی صحت خراب ہو جاتی تھی۔ گو اب ہمارے آدمیوں کے میل ملاپ کی وجہ سے ان لوگوں میں کچھ تہذیب آ گئی ہے ان ممالک کو سفید آدمیوں کی قبر کہا جاتا ہے کیونکہ وہاں کھانے پینے کی چیزیں نہیں ملتیں۔ جب سفید آدمی وہاں جاتے ہیں تو وہ مناسب خوراک نہ ملنے کی وجہ سے مر جاتے ہیں اور پیچش وغیرہ بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ غرض اس زمانہ میں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام سے زیادہ مشابہت ہمارے مبلغوں کو حاصل ہے جو اس وقت مشرقی اور مغربی افریقہ میں کام کر رہے ہیں کیونکہ وہ ملک اس وقت بھی جنگلی ہیں اور دنیا میں کوئی اور ملک جنگل نہیں۔ امریکہ بھی آباد ہے۔ یورپ بھی آباد ہے اور مڈل ایسٹ بھی اب آباد ہو چکا ہے لیکن

افریقہ کے اکثر علاقے

اب بھی غیر آباد ہیں۔ ان میں تبلیغ کرنے والوں کو بڑے بڑے لمبے سفر کرنے پڑتے ہیں اور بڑی جانکاہی کے بعد لوگوں تک اسلام پہنچانا پڑتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہ ملک ہمارے لئے رکھے تھے تاکہ ہمارے نوجوان ان میں کام کر کے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام سے مشابہت حاصل کریں۔ پس خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے نوجوان افریقہ کے جنگلات میں بھی کام کر رہے ہیں۔ مگر میرا خیال یہ ہے کہ اس ملک میں بھی اس طریق کو جاری کیا جا سکتا ہے چنانچہ

میں چاہتا ہوں

کہ اگر کچھ نوجوان ایسے ہوں جن کے دلوں میں یہ خواہش پائی جاتی ہو کہ وہ حضرت خواجہ معین الدین صاحب چشتیؒ اور حضرت شہاب الدین صاحب سہروردیؒ کے نقشِ قدم پر چلیں تو جس طرح جماعت کے نوجوان اپنی زندگیاں تحریک جدید کے ماتحت وقف کرتے ہیں۔ وہ اپنی زندگیاں براہ راست میرے سامنے وقف کر دیں تاکہ میں ان سے ایسے طریق پر کام لوں کہ وہ مسلمانوں کو تعلیم دینے کا کام کر سکیں۔ وہ مجھ سے ہدائتیں لیتے جائیں اور اس ملک میں کام کرتے جائیں۔ ہمارا ملک آبادی کے لحاظ سے ویران نہیں ہے لیکن

روحانیت کے لحاظ سے

بہت ویران ہو چکا ہے اور آج بھی اس میں چشتیوں کی ضرورت ہے۔ سہروردیوں کی ضرورت ہے۔ اور نقشبندیوں کی ضرورت ہے۔ اگر یہ لوگ آگے نہ آتے اور حضرت معین الدین صاحب چشتیؒ۔ حضرت شہاب الدین صاحب سہروردیؒ۔ اور حضرت فرید الدین صاحب شکر گنجؒ جیسے لوگ پیدا نہ ہوتے تو یہ ملک روحانیت کے لحاظ سے اور بھی ویران ہو جائے گا۔ بلکہ یہ اس سے بھی زیادہ ویران ہو جائے گا جتنا کہ مکہ مکرمہ کسی زمانہ میں آبادی کے لحاظ سے ویران تھا۔ پس میں چاہتا ہوں کہ

جماعت کے نوجوان ہمت کریں

اور اپنی زندگیاں اس مقصد کے لئے وقف کریں۔ وہ صدر انجمن احمدیہ یا تحریک جدید کے ملازم نہ ہوں بلکہ اپنے گزارہ کے لئے وہ طریق اختیار کریں جو میں انہیں بتا دوں گا اور اس طرح آہستہ آہستہ دنیا میں نئی آبادیاں قائم کریں اور طریق آبادی کا یہ ہوگا کہ وہ حقیقی طور پر تو نہیں ہاں معنوی طور پہ

ربوہ اور قادیان کی محبت

اپنے دلوں سے نکال دیں اور باہر جا کر نئے ربوے اور نئے قادیان بسائیں۔ ابھی اس ملک کے کئی علاقے ایسے ہیں جہاں میلوں میل تک کوئی بڑا قصبہ نہیں وہ جا کر کسی ایسی جگہ بیٹھ جائیں اور حسبِ ہدایت وہاں لوگوں کو تعلیم دیں۔ لوگوں کو قرآن کریم اور حدیث پڑھائیں اور اپنے شاگرد تیار کریں جو آگے اور جگہوں پر پھیل جائیں۔ اس طرح سارے ملک میں وہ زمانہ دوبارہ آ جائے گا جو پرانے صوفیاء کے زمانہ میں تھا۔

دیکھو ہمت والے لوگوں نے پچھلے زمانہ میں بھی کوئی کمی نہیں کی۔ یہ دیوبند ہے۔ یہ ایسے ہی لوگوں کا قائم کیا ہوا ہے۔

مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ

نے حضرت سید احمد صاحب بریلویؒ کی ہدایت کے ماتحت یہاں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا تھا۔ اور آج سارا ہندوستان ان کے علم سے منور ہو رہا ہے۔ حالانکہ وہ زمانہ معین الدین صاحب چشتیؒ کے زمانہ سے کئی سو سال بعد کا تھا۔ لیکن پھر بھی روحانی لحاظ سے وہ اس سے کم نہیں تھا۔ جب کہ ان کے زمانہ میں اسلام ہندوستان میں ایک مسافر کی شکل میں ہی تھا۔ حضرت سید احمد صاحب بریلوی نے اپنے شاگردوں کو ملک کے مختلف حصوں میں بھجوا دیا۔ جن میں سے ایک ندوہ کی طرف بھی آیا۔ پھر ان کے ساتھ اور لوگ بھی مل گئے۔ اور ان سب نے اس ملک میں دین کی بنیادیں مضبوط کیں۔ اب چاہے ان کی اولاد خراب ہو گئی ہے (اللہ تعالیٰ ہماری اولادوں کو بچائے کہ وہ خراب نہ ہوں) لیکن ان کی اولادوں کی خرابی ان کے اختیار میں نہیں تھی۔ انہوں نے تو جس حد تک ہو سکا۔ دین کی خدمت کی۔ جہاں تک صلبی اولاد کا تعلق ہے

مولانا محمد قاسم صاحبؒ کی اولاد

پھر بھی دوسروں سے بہت بہتر ہے۔ میں جب ندوہ دیکھنے گیا تو مولویوں نے ہماری مخالفت کی مگر مولوی محمد قاسم صاحب کے بیٹے یا پوتے جو ان دنوں زندہ تھے۔ انہوں نے میرا بڑا ادب کیا۔ اور مدرسہ والوں کو حکم دیا۔ کہ جب یہ لوگ آئیں تو ان سے اعزاز کے ساتھ پیش آئیں۔ بعد میں انہوں نے میری دعوت بھی کی۔ لیکن میں پیچش کی وجہ سے اس دعوت میں شریک نہ ہو سکا۔ میرے ساتھ اس سفر میں مولوی سید سرور شاہ صاحبؓ حافظ روشن علی صاحب اور قاضی سید امیر حسین صاحب بھی تھے۔ اس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ ان کے اندر بھی مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی والی شرافت باقی تھی۔ اگر ان میں وہ شرافت نہ ہوتی تو ہمارے جانے پر جیسے اور مولویوں نے مظاہرے کئے تھے وہ بھی مظاہرہ کرتے لیکن انہوں نے مظاہرہ نہیں کیا اور بڑے ادب سے پیش آئے۔ اور بڑی محبت کے ساتھ انہوں نے ہماری دعوت کی۔ اور استقبال کیا۔ بعد میں انہوں نے

مولوی عبید اللہ صاحب سندھی

کو ہمارے پاس بھجوایا۔ اور معذرت کی کہ مجھے پتہ لگا ہے کہ بعض مولویوں نے آپ سے گستاخانہ کلام کیا ہے۔ مجھے اس کا بڑا افسوس ہے۔ میں انہیں ہمیشہ کہتا رہتا ہوں کہ ایسا نہ کیا کریں۔ لیکن وہ سمجھتے نہیں۔ اس وقت مولوی عبید اللہ صاحب سندھی جو بڑے متمدن اور مہذب آدمی تھے۔ ان کے مشیر کار تھے۔ اور وہ مولوی صاحب کا بڑا لحاظ کرتے تھے اور انہیں

عزت کی نگاہ سے دیکھتے

اور ان کی باتیں مانتے تھے لیکن اصل بات یہی ہے کہ ماننے والے کے اندر جب تک اطاعت کا مادہ نہ ہو۔ تو چاہے اسے کوئی کتنا بڑا آدمی کیوں نہ مل جائے وہ مفید نہیں ہو سکتا۔ مولوی محمد قاسم صاحبؒ کے یہ بیٹے یا پوتے جن کا میں نے ذکر کیا ہے۔ ان کا نام غالباً محمد یا احمد تھا۔ مولوی عبید اللہ صاحب سندھی انہیں ہمیشہ صحیح مشورہ دیتے رہتے تھے۔ اور ان سے ایسا کام لیتے تھے جس سے اسلامی اخلاق صحیح طور پر ظاہر ہوں۔ چنانچہ

اسی کا یہ نتیجہ تھا

کہ انہوں نے میرا بڑا ادب کیا۔ اور دعوت کی۔ اور بعد میں مولوی عبید اللہ صاحب سندھی کو میرے پاس بھیجکر معذرت کی کہ بعض مولویوں نے آپ کے ساتھ گستاخانہ کلام کیا ہے۔ جس کا مجھے افسوس ہے۔ آپ اس کی پرواہ نہ کریں۔ تو ہماری جماعت کے لئے اس ملک میں بھی ابھی صوفیاء کے طریق پر کام کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ جیسے دیوبند کے قیام کے زمانہ میں ظاہری آبادی تو بہت تھی۔ لیکن روحانی آبادی کم ہو گئی تھی۔ روحانی آبادی کی کمی کی وجہ سے مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی نے دیکھ لیا تھا۔ کہ یہاں اب روحانی نسل جاری کرنی چاہیئے۔ تاکہ یہ علاقہ اسلام اور روحانیت کے نور سے منور ہو جائے چنانچہ انہوں نے بڑا کام کیا۔ جیسے ان کے پیر

حضرت سید احمد صاحب بریلوی

نے بڑا کام کیا تھا۔ اور جیسے ان کے ساتھی حضرت اسمٰعیل صاحب شہید کے بزرگ اعلیٰ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے بڑا کام کیا۔ یہ سارے کے سارے لوگ اپنے زمانہ کے لئے اسوۂ حسنہ ہیں۔ درحقیقت ہر زمانہ کا فرستادہ اور خدا تعالیٰ کا مقرب بندہ اپنے زمانہ کے لئے اسوۂ حسنہ ہوتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے زمانہ کے لئے اسوۂ حسنہ تھے۔ (باقی انبیاء اپنے زمانہ کے لئے اسوۂ حسنہ تھے) سید احمد صاحب سرہندی اپنے زمانہ کے لئے اسوۂ حسنہ تھے) سید احمد صاحب سرہندی اپنے زمانہ کے لئے اسوۂ حسنہ تھے۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلویؒ اپنے زمانہ کے لئے اسوۂ حسنہ تھے اور حضرت سید احمد صاحب بریلوی اپنے زمانہ کے لئے اسوۂ حسنہ تھے۔ پھر دیوبند کے جو بزرگ تھے وہ اپنے زمانہ کے لئے اسوۂ حسنہ تھے۔ انہوں نے اپنے پیچھے ایک نیک ذکر دنیا میں چھوڑا ہے۔ ہمیں ان کی قدر کرنی چاہیئے۔ اسے یاد رکھنا چاہیئے اور اس کی نقل کرنی چاہیئے۔

سو آج بھی زمانہ ہے کہ ہمارے

وہ نوجوان جن میں اس قربانی کا مادہ ہو کہ وہ اپنے گھربار سے علیحدہ رہ سکیں۔ بے وطنی میں ایک نیا وطن بنائیں۔ اور پھر آہستہ آہستہ اس کے ذریعہ سے تمام علاقہ میں نور اسلام اور نور ایمان پھیلائیں۔ اپنے آپ کو اس غرض کے لئے وقف کریں۔ میرے نزدیک یہ کام بالکل ناممکن نہیں بلکہ ایک سکیم میرے ذہن میں آرہی ہے۔ اگر ایسے نوجوان تیار ہوں۔ جو اپنی زندگیاں تحریک جدید کو نہیں بلکہ میرے سامنے وقف کریں۔ اور میری ہدایت کے ماتحت کام کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ خدمت اسلام کا ایک بہت بڑا موقعہ اس زمانہ میں ہے۔ جیسا کہ مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ کے زمانہ میں تھا یا جیسا کہ حضرت سید احمد صاحب بریلوی اور دوسرے صوفیاء و اولیاء کے زمانہ میں تھا۔

سب سے زیادہ سستا احمدیہ لٹریچر

۲۶ روپیہ میں دس ہزار صفحہ

برادرانِ کرام!

اگر الفضل کی ایک جلد کو کتابی قلم سے لکھا جائے اور کتابی سائز پر شائع کیا جائے۔ تو یہ دس ہزار صفحہ کی کتاب ہوگی۔ اور آپ کو دس ہزار صفحہ کی کتاب آج کل ایک سو روپیہ سے کم میں ہرگز نہ ملے گی۔

مگر الفضل آپ کو صرف ۲۶ روپیہ سالانہ میں گھر بیٹھے مل جاتا ہے۔ پس آپ الفضل کو اپنے دوستوں تک پہنچائیں اور انہیں اس کا خریدار بنائیں اور یقین رکھیں کہ الفضل سلسلہ احمدیہ کا سب سے زیادہ سستا دلچسپ لٹریچر ہے اس کے مضامین کا متنوع ہونا پڑھنے والے کے دل میں ملال پیدا ہونے نہیں دیتا اور احمدیت کی سچائی دلوں میں راسخ کردیتا ہے۔

مینیجر الفضل ربوہ

ایک اعتراض اور اس کا جواب

محترم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔اے

گزشتہ دنوں خاکسار کو بمعیت محترم شیخ مبارک احمد صاحب فاضل سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ و محترم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب مشرقی پاکستان کی بعض جماعتوں کے جلسوں اور اجتماعات انصار اللہ میں شمولیت کا موقعہ ملا۔ ان جلسوں اور اجتماعات میں "سوال و جواب" کا پروگرام خاص دلچسپی کا موجب ہوتا تھا۔ اس موقعہ پر ایک اعتراض کا جواب عرض کیا جاتا ہے۔ جو مشرقی پاکستان کے غیر احمدی احباب کی طرف سے پیش کیا گیا تھا۔

اعتراض یہ کیا گیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو انگریزی وغیرہ غیر زبانوں میں کیوں الہام ہوئے جبکہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ

وما ارسلنا من رسول الا

بلسان قومہ

اور اس آیت کا مفہوم یہ بیان کیا گیا کہ ہر رسول کو الہام و وحی صرف اور صرف اس کی قوم کی زبان میں ہو سکتی ہے۔ دوسری زبان میں نہیں ہو سکتی۔

سو اس سلسلہ میں یاد رکھنا چاہیئے کہ مندرجہ بالا آیت کریمہ کا یہ مفہوم ہرگز نہیں کہ کسی رسول کو اس کی قوم کی زبان کے علاوہ کسی اور زبان میں وحی نہیں ہو سکتی۔ بلکہ مفہوم یہ ہے کہ ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا کہ اس کو اس کی قوم کی زبان کے فصیح اور بلیغ محاورات کے مطابق وحی نہ کی ہو۔ یعنی ہر رسول کی وحی۔ اس کی مخاطب قوم کی زبان کے مخصوص محاورات و فصاحت و بلاغت کی حامل ہوتی ہے۔ اور کسی رسول کی وحی کا مفہوم متعین کرنے کے لئے اس کی قوم کی زبان کے مخصوص محاورات کو مدنظر رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ مثلاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم نازل فرمایا۔ اب قرآن کریم کے معانی متعین کرنے کے لئے لغت عرب کے مخصوص محاورات و استعمالات کو مدنظر رکھنا ضروری ہوگا۔ ورنہ ہم غلط معانی کی طرف چلے جائیں گے۔ یہی وہ اصول ہے جس پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خاص طور پر زور دیا ہے کہ قرآن کریم کے معنے کرتے وقت لغت عرب کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ قرآن کریم کی مندرجہ بالا آیت کریمہ کے مطابق ہر رسول کو وحی اس کی قوم کی زبان کے مخصوص محاورات میں ہوتی ہے اس لئے اسی آیت میں آگے فرمایا ہے کہ

لیبین لھم

تاکہ وہ رسول اپنے مطالب کو اپنی قوم کے سامنے کھول کر بیان کر سکے اور اس کی قوم اس کے مطالب کو درست طور پر سمجھ سکے۔ طرفہ تماشا یہ ہے کہ ہمارے مخالف علماء قرآن کریم کے معانی متعین کرنے کے لئے مندرجہ بالا آیت کریمہ کے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہیں اور بڑے شدومد سے کرتے ہیں۔ قرآن کریم کو اللہ تعالےٰ نے الا بلسان قومہ کے ارشاد کے مطابق لغت عرب کے محاورات کے مطابق اتارا ہے مگر علماء کرام قرآنی مفاہیم کو پنجابی زبان کے محاورات سے متعین کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یا للعجب

مثال کے طور پر عربی محاورہ میں خاتم کا لفظ جب جمع کی طرف مضاف ہو اور مقام مدح میں ہو اور ایسے امر کے متعلق ہو جس میں مدارج اور مراتب پائے جاتے ہوں تو اس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ فلاں شخص نے اس کمال کے تمام مدارج و مراتب کو ختم کر دیا۔ اور ان کو اپنے اندر جمع کر لیا۔ اور ان کے انتہائی مقام کو حاصل کر لیا۔ چنانچہ خاتم المحدثین۔ خاتم الشعراء وغیرہ الفاظ انہی معانی میں مستعمل ہوتے ہیں اب قرآن کریم کے ارشاد۔۔۔ الا بلسان قومہ کے بموجب خاتم النبیین کا مفہوم لغت عرب کے اس استعمال و محاورہ کے مطابق معین ہونا چاہیئے۔ مگر علمائے کرام ارشاد خداوندی کو بالائے طاق رکھتے ہوئے خاتم النبیین کے معنی پنجابی محاورہ کے تحت لانے کی کوشش کرتے ہیں کہ بس نبیوں کو ختم کر دیا۔ اب کوئی نبی نہیں آسکتا۔ حالانکہ لغت عرب کے لحاظ سے یہ معنے غلط ہیں۔ بے شک ختم کرنے کا ایک مفہوم بھی ان الفاظ کے معنے میں شامل ہے لیکن اصل معنے اس کے کمالات نبوت کو ختم کرنے والے اور ان کے آخری درجہ کو حاصل کرنے والے نیز نبیوں کی مہر کے ہیں۔

پس آیت کریمہ وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ کا مفہوم یہ ہے کہ جو بھی رسول اللہ تعالےٰ نے دنیا میں بھیجے۔ ان کی وحی ان کی قوم کی زبان کے مخصوص محاورات اور فصاحت و بلاغت کی حامل تھی۔ تاکہ وہ خدائی منشاء کو اپنی قوم کے سامنے کھول کر بیان کر سکیں۔ مگر اس میں اس بات کی نفی نہیں کہ اپنی قوم کی زبان کے علاوہ کسی اور زبان میں انہیں وحی نہیں ہو سکتی تھی۔

اگر مفہوم یہ ہوتا کہ ہر رسول کی وحی صرف اور صرف اس کی اپنی قوم کی زبان میں ہی ہوتی رہی ہے تو الفاظ یہ ہونے چاہیئے تھے کہ وما اوحینا الی رسول الا بلسان قومہ کہ ہم نے جو وحی بھی کسی رسول کو کی وہ اس کی اپنی قوم کی ہی فصیح و بلیغ زبان میں کی ہے اور کسی دوسری زبان میں نہیں مگر آیت قرآنیہ میں حصر وحی پر نہیں ہے بلکہ رسول پر ہے یعنی قانون ہر رسول کے متعلق بیان کیا گیا ہے نہ کہ ہر وحی کے متعلق اور اس آیت قرآنیہ کے یہ معنے کرنا کہ کسی بھی رسول کو جو وحی بھی ہوئی ہے وہ صرف اور صرف اس کی اپنی قوم کی زبان میں ہوئی ہے اور کسی دوسری زبان میں نہیں ہوئی۔ عربی زبان سے اپنی جہالت کا ثبوت دینا ہے

چنانچہ اول المکفرین اہل حدیث کے سردار اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سب سے بڑے مخالف عالم مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کو بھی آیت کے یہ معنے نہیں سوجھے اور انھوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یہ اعتراض نہیں کیا کہ انھیں غیر زبان میں وحی کیوں ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے مسیحیت سے پہلے مولوی صاحب موصوف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعریف میں رطب اللسان رہتے تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انگریزی زبان کے الہامات کو بڑے شدومد کے ساتھ اس امر کے ثبوت میں پیش کرتے تھے کہ خدائی الہام بالکل ایک خارجی چیز ہوتی ہے۔ ملہم کے دلی خیالات کی آواز نہیں ہوتا چنانچہ وہ لکھتے رہے ہیں کہ اگر الہام خارجی طور پر اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس طرح نہیں ہوتا جس طرح کہ ایک شخص کسی دوسرے شخص سے بات کرے۔ بلکہ ملہم کے دل کے اپنے خیالات کی آواز ہوتی ہے جیسا کہ بعض مغربیت زدہ فلاسفروں کا خیال ہے تو پھر ایسی زبان میں الہام کیسے ہو سکتا ہے کہ جس سے ملہم آشنا ہی نہ ہو اور الہام کا مفہوم سمجھنے کے لئے اسے کسی دوسرے سے پوچھنا پڑے۔! چنانچہ مولوی صاحب نے لکھا ہے کہ حضرت مرزا صاحب کو تو انگریزی میں بھی الہام ہوتے ہیں جس سے آپ آشنا نہیں اور یہ اس امر کا ایک زندہ ثبوت ہے کہ الہام بالکل ایک خارجی چیز ہے دلی خیالات کا نام نہیں اور عجیب امر یہ ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کے انگریزی الہامات کو مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے تکفیر کے زمانہ سے قبل اسلام کی صداقت کے ایک نشان کے طور پر پیش کیا ہے لیکن موجودہ زمانے بعض علماء انھیں الہامات کی بناء پر حضرت مسیح موعودؑ

کی صداقت پر اعتراض کر رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمتی اور ظلی نبی ہیں۔ اور خدمت اسلام اور اشاعت تعلیم قرآن ہی آپ کا سب سے بڑا مشن ہے اس لئے اصولی طور پر آپ کو اکثر و بیشتر الہامات عربی زبان میں ہی ہوئے ہیں۔ لیکن چونکہ آپ کے اوّلی المخاطبین پنجاب اور ہندوستان کے لوگ تھے اس لئے عربی کے بعد دوسرے نمبر پر زیادہ تر الہامات آپ کو اردو میں ہوئے اور کیونکہ اُس زمانے میں فارسی بھی یہاں کی ایک علمی زبان تھی اور اکثر اہل علم فارسی سمجھتے تھے اور خود حضرت مسیح موعودؑ کے اپنے خاندان میں فارسی کا دور دورہ تھا اس لئے تیسرے نمبر پر آپ کو الہامات فارسی زبان میں ہوئے ہاں آپ کو بعض ایسی زبانوں میں بھی الہامات ہوئے ہیں جنہیں آپ نہیں جانتے تھے اور یہ الہامات بطور ایک نشان اور معجزے کے تھے اور اس امر پر دلالت کرتے تھے کہ الہام بالکل خارجی چیز ہوتی ہے جو مُلہم پر نازل کی جاتی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ کو بعض الہامات انگریزی میں ہوئے جن کا مفہوم حضور دوسروں سے دریافت کرتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ ایک شخص آپ سے ملنے کے لئے آیا تو اُس کے متعلق ہی الہام ہوا۔ This is my enemy اس الہام کے معنی اُسی شخص سے ہی دریافت کئے گئے اور بعد میں وہ واقعی خدا تعالیٰ کا دشمن ثابت ہوا۔ پس حضرت مسیح موعودؑ کے مخاطبین میں بہت سی زبانوں کو جاننے والے لوگ موجود تھے اس لئے آپ کو کئی زبانوں میں الہام ہوئے۔ ہاں اصولی طور پر آپ کی وحی عربی میں ہے اور اس کے بعد اُردو میں۔

خدا تعالیٰ کے کسی مامور کو اگر کئی زبانوں میں الہام ہو اور بعض ایسی زبانوں میں الہام ہو جس سے وہ ناواقف ہو تو اس میں کوئی عقلی استبعاد نہیں ہے۔ آخر اللہ تعالیٰ تو ہر زبان کا علم رکھتا ہے۔ وہ ہر زبان میں کلام کر سکتا ہے بلکہ گذشتہ زمانوں میں اُس نے دنیا کے ہر ملک میں اور ہر قوم میں نبی بھیجے اور اُن کے ملکوں کی زبانوں میں اُن پر وحی نازل کی تو کیا وجہ ہے کہ وہ اِس زمانے میں وہ اپنے مامور پر بطور نشان اور معجزے کے کئی زبانوں میں وحی نازل نہیں کر سکتا؟ خصوصاً جبکہ دنیا ایک شہر کی مانند ہو گئی ہے اور مخاطبین میں بہت سی زبانیں جاننے والے لوگ موجود ہوتے ہیں۔ اور قرآن کریم کی متذکرہ بالا آیت کریمہ کا ہرگز وہ مفہوم نہیں ہے جو کہ مخالفین پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اس کی تفصیل اوپر گذر چکی ہے۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار

الفضل

خود خرید کر پڑھے۔ — مینیجر

شذرات

شیخ خورشید احمد

مودودی صاحب کی "مثالی اسلامی سلطنت"

معاصر شہاب لاہور حکومت پاکستان کو نصیحت کرتے ہوئے لکھتا ہے :-

"پاکستان اس وقت تک مثالی اسلامی سلطنت نہیں بن سکتا جب تک اس میں وہ شہری آزادیاں میسّر نہ ہوں جنہیں اسلام نے ہر انسان کا حق قرار دیا"

(شہاب ۲ر اگست)

معاصر چونکہ مودودی صاحب کا پرجوش معتقد ہے اس لئے شہری آزادیوں سے بھرپور "مثالی اسلامی سلطنت" سے اس کی مراد غالباً ایسی سلطنت ہی ہو گی جس کا ہلکا سا خاکہ مودودی صاحب نے اپنی تصنیفات میں یوں کھینچا ہے :-

"یہ ہمہ گیر اور کلی اسٹیٹ ہے اس کا دائرہ عمل پوری انسانی زندگی پر محیط ہے۔ یہ تمدن کے ہر شعبے کو اپنے مخصوص اخلاقی نظریہ اور اصلاحی پروگرام کے مطابق ڈھالنا چاہتا ہے اس کے مقابلہ میں کوئی شخص اپنے کسی معاملہ کو پرائیویٹ اور شخصی نہیں کہہ سکتا اس لحاظ سے یہ اسٹیٹ فاشستی اور اشتراکی حکومتوں سے ایک گونہ مماثلت رکھتا ہے"

(اسلام کا نظریۂ سیاسی)

فرمائیے کیا اس "مثالی اسلامی سلطنت" میں شہری آزادیوں کی کوئی جھلک نظر آتی ہے؟

افواہیں پھیلانے والے "عالم دین"

افواہیں پھیلانا ایک خطرناک قومی جرم ہے قرآن مجید نے اسے منافقوں کی ایک علامت قرار دیا ہے اور مومنوں کو تاکید کی ہے کہ ہرگز افواہوں پر کان نہ دھرا کریں۔ چنانچہ فرمایا :-

وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُونُ لَنَا أَن نَّتَكَلَّمَ بِهَٰذَا سُبْحَانَكَ هَٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ۔

(نور ع ۲)

یعنی اے مومنو! جب تم نے ایسی افواہ سنی تھی تو کیوں نہ فوراً یہ کہہ دیا کہ ہم اس کے متعلق کوئی بات سننے کے لئے تیار نہیں۔

قرآن پاک کی اس زبردست تنبیہہ کے باوجود ہر زمانہ میں ایسے لوگ خود مسلمانوں میں ہی موجود رہے ہیں جن کا محبوب مشغلہ ہی افواہیں پھیلانا ہوتا ہے۔

عام لوگوں کے متعلق تو یہ باور کیا جا سکتا ہے کہ انہیں قرآنی تعلیم کا علم نہیں لیکن زیادہ افسوس اس وقت ہوتا ہے جبکہ عالم دین کہلانے والے اصحاب بھی اس خطرناک عادت میں اور قومی جرم میں ملوث ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں یہ خبر اخبارات میں شائع ہوئی ہے۔ کہ

"ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں پولیس نے دو مقامی مولویوں کو عوام میں غلط افواہیں پھیلا کر بے اطمینانی پھیلانے کے الزام میں گرفتار کر لیا ہے .... انہوں نے یہ افواہ پھیلائی تھی کہ ڈیرہ میں گندم کی سخت قلت ہے۔ ڈویژنل کمشنر نے اچانک دوکانوں کا معائنہ کیا تو انہوں نے کافی مقدار میں غلہ کے ذخیرے پائے"

(شہباز ۴ر اگست ۱۹۶۴ء)

جس طرح حکومت کا یہ فرض ہے کہ وہ افواہیں پھیلانے والوں کے خلاف کارروائی کرے اسی طرح عوام کو بھی چاہیئے کہ وہ ہرگز افواہوں کو پھیلنے کا موقع نہ دیں بلکہ جونہی بے چینی پیدا کرنے والی کوئی افواہ سنیں فوراً ذمہ دار اصحاب تک اسے پہنچائیں۔ یہی صحیح اسلامی طریق ہے۔ جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں ہمیں توجہ دلائی ہے۔ کہ

وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَىٰ أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ

(نساء ع ۱۱)

یعنی جب کوئی افواہ سنو تو اسے رسول یا دیگر ذمہ دار منتظمین تک لوٹا دو تاکہ وہ تحقیق کر کے مناسب کارروائی کر سکیں۔

توحید الٰہی کے لئے غیرت

روزنامہ مشرق ۱۲ر جولائی میں شائع ہونے والے ایک مضمون کی چند سطور ملاحظہ ہوں :-

"توحید کا معاملہ اتنا نازک ہے کہ خیالات کی معمولی سی بے راہ روی جذبات کی ذرا سی بے اعتدالی اور الفاظ کے استعمال میں خفیف سی بے احتیاطی انسان کے پورے عقیدے پر اثر انداز ہو سکتی ہے ... توحید ایمان کا بنیادی پتھر ہے اسلام کے ساتھ شرک کی انتہائی معمولی اور بالواسطہ آمیزش بھی ہو تو ایمان میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے ...... احادیث نبوی سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شرک کو اتنا بڑا جرم قرار دیا ہے کہ اس کا ارتکاب کرنے والے ہر شخص کا مواخذہ ہو گا اور توحید کے معاملہ میں کسی سے رعایت نہیں کی جائے گی ...... شرک سے صرف ایمان کو ٹھیس نہیں لگتی۔ وہ انسان کی پوری فطرت اور اس کی صلاحیتوں پر اثر انداز ہوتا ہے اور انسانی کی روحانی ترقی اور سربلندی کی تمام استعداد ختم کر دیتا ہے"

(مشرق ۱۲ر جولائی ۶۴ء)

یہ واقعی درست ہے کہ توحید سب سے اہم اور نازک مسئلہ ہے۔ اسلام نے اسے ایمان کا بنیادی پتھر قرار دیا ہے اور شرک کو سب سے بڑا جرم سمجھا ہے لیکن افسوس ہے کہ اس زمانہ میں خود مسلمان بھی جنہیں توحید کا علمبردار ہونا چاہیئے تھا قسم قسم کے شرکوں میں مبتلا ہیں اور وہ علمائے کرام جنہیں سب سے زیادہ توحید کے لئے غیرت دکھانی چاہیئے تھی ان میں سے اکثر ایسے ہیں کہ وہ حصول اقتدار کے لئے۔ نام نہاد جمہوریت کے قیام کے لئے اور مسئلہ ختم نبوت کے متعلق اپنے مزعومہ عقیدہ کی تشہیر کے لئے تو ایڑی چوٹی کا زور لگائیں گے لیکن اپنی آنکھوں کے سامنے عقیدہ توحید کی برملا خلاف ورزی اور کھلا کھلا شرک دیکھنے کے باوجود ان کی غیرت کبھی نہیں بھڑکتی۔

درحقیقت توحید کے لئے وہی عملی جدوجہد کر سکتا ہے جو اس پر زندہ ایمان رکھتا ہو اور اس کے لئے غیرت رکھتا ہو۔ یہ زندہ ایمان اور غیرت اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو عطا فرمائی ہے جو دنیا بھر میں توحید کی اشاعت اور شرک کی بیخ کنی کے لئے مصروف عمل ہے

درخواست دُعا

خاکسارہ نے امسال ایک انگلش اسکول کھولا ہے۔ ارادہ ہے کہ اس میں جلد ہی کالج کھول دوں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے مقصد میں کامیاب کرے۔ تاکہ میں اس کے ذریعہ دینی و دنیوی خدمات میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے سکوں۔

(خاکسارہ زہرہ بیگم حسین ایم۔ اے بی ٹی
پرنسپل مریم صدیقہ انگلش اسکول
حیدرآباد۔ سندھ

اس سلسلہ میں محترمہ زہرہ بیگم حسین نے کسی مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کروایا ہے۔ جزاھم اللہ۔

(مینیجر)

حیدرآباد ڈویژن کے طوفان زدگان کی امداد کے سلسلہ میں

خدمتِ خلق کا شاندار نمونہ

سندھ کے حالیہ طوفان اور سیلاب کے موقع پر خدام الاحمدیہ کی طرف سے متاثرہ افراد کی وسیع پیمانہ پر مدد کی گئی۔ قائد ضلع نے اپنے ہمراہ دو احمدی ڈاکٹروں کو لے کر طوفان زدہ علاقہ میں تقریباً سو میل سفر کیا۔ اس میں سے کچھ سفر پیدل بھی طے کیا گیا۔ یہ وفد سب سے پہلے حیدرآباد سے ستر میل دور ایک مقام دنیا لوگئے جو ڈگری اور ٹنڈو غلام علی کے درمیان واقع ہے۔ یہاں طوفان سے لوگوں کو زیادہ نقصان پہنچا تھا۔ اس کے بعد ڈگری گئے۔ اور امدادی کام میں وہاں کے ڈاکٹروں کو شامل کر لیا۔ اس وفد نے ہر دو مقامات پر ٹائیفائڈ اور ہیضہ کے ٹیکے لگائے۔ وفد اپنے ہمراہ یکصد روپیہ کی ضروری ادویات بھی لے کر گیا تھا جو لوگوں میں تقسیم کیں۔ پروگرام کے دوسرے روز چار اور متاثرہ مقامات پر اراکین وفد نے ۶۲۳ افراد کو ہیضہ اور ٹائیفائڈ کے ٹیکے لگائے۔ اس دو روزہ پروگرام میں اس کے علاوہ سلفا ڈائیازین اور سلفا گوناڈین کی ۴۰۰ گولیاں تقسیم کیں۔ ۲۰ مجروحین کی معمولی پٹی وغیرہ کی۔ ۱۳۰ افراد کو طبی معائنہ کے بعد دوائی دی گئی۔ اس طرح یکصد روپیہ کی ادویات تقسیم کی گئیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدارین۔

(قائد مجالس خدام الاحمدیہ ضلع حیدرآباد)

مجالس خدام الاحمدیہ پاکستان کی مساعی

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجالس خدام الاحمدیہ پاکستان اپنے مقررہ لائحہ عمل کے مطابق پورے ذوق و شوق سے اصلاحی، تربیتی، اور تنظیمی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ گذشتہ دنوں مجالس کی طرف سے موصول ہونے والی خصوصی رپورٹوں کا کسی قدر خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

قبولہ ضلع منٹگمری:۔ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر روشنی ڈالتے ہوئے معززین حضرات نے حاضرین کو تلقین کی کہ وہ اپنی زندگیوں کو بھی اس کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں۔ بفضلہ تعالےٰ یہ جلسہ بہت کامیاب اور مفید رہا۔

رلیو کے ضلع سیالکوٹ:۔ مورخہ ۲۴ رجون کو مجلس نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و عافیت کے لئے ایک دنبہ بطور صدقہ ذبح کیا اور گوشت غرباء میں تقسیم کیا گیا۔ علاوہ ازیں مبلغ تیرہ روپے کی نقد رقم بطور صدقہ غرباء میں تقسیم کی گئی۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے لئے اجتماعی دعا بھی کی گئی۔ اللہ تعالیٰ حضور کو جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

ربوہ:۔ حالیہ بارشوں کی وجہ سے ربوہ میں مکانات کے علاوہ بہشتی مقبرہ کی قبروں کو بہت نقصان پہنچا تھا۔ چنانچہ بارش کے بعد قبروں کی درستی وغیرہ کے لئے وقارِ عمل کا ایک جامع پروگرام بنایا گیا۔ چھ دن تک ہر روز وقار عمل کیا جاتا رہا۔ اور محلہ جات کے خدام باری باری آ کر اس خدمت کو سرانجام دیتے رہے کل ۶۴۲ خدام و انصار و اطفال نے وقار عمل میں حصّہ لیا۔

۹ر اور ۱۰ر جولائی کو رحمت بلاک کا اجتماع منعقد ہوا۔ یہ ربوہ میں اپنی نوعیت کا تیسرا اجتماع تھا۔ خدام و اطفال کے علمی اور ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ آخر میں صدر محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے خدام کو ایک پر اثر خطاب سے نوازا اور نظام جماعت سے مضبوط تعلق اور وابستگی کی طرف توجہ دلائی۔

سیالکوٹ شہر مجلس اطفال الاحمدیہ سیالکوٹ شہر نے "یوم سیرت النبیؐ" کے موقعہ پر قابل قدر مساعی سرانجام دیں۔ علی الصبح سرکلر روڈ کے چوک میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں سارا پروگرام اطفال نے ہی کیا۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں اطفال نے تقاریر کیں اور نظمیں پڑھیں۔ اس سے اچھی خاصی رونق رہی۔

شام کو جماعت کے زیر اہتمام سیرت النبی صلعم کا جلسہ منعقد ہوا اس کا سارا انتظام مجلس اطفال الاحمدیہ نے کیا۔ رات کو چراغاں بھی کیا گیا۔

ننکانہ صاحب خدام الاحمدیہ نے ہفتہ صفائی خاص اہتمام سے منایا۔ اس سلسلہ میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا جس میں صفائی کی اہمیت بتانے کے بعد صاف ستھرے رہنے اور ماحول کو گندگی سے پاک کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی۔ صفائی سے متعلق چھوٹے چھوٹے پوسٹر شہر میں مختلف مقامات پر چسپاں کئے گئے اور تقسیم بھی کئے گئے۔ ایک اجتماعی وقار عمل کیا گیا۔ بازار میں مسواکیں تقسیم کی گئیں اور لوگوں کو صفائی کی تلقین کی گئی۔ بازار کے بلیک بورڈ پر صفائی کے متعلق ہدایات لکھی جاتی رہیں۔ ہفتہ کے آخر میں ایک معائنہ ٹیم نے شہر کی صفائی کا جائزہ لیا۔ الحمد للہ کہ لوگوں نے اس طرف خاص توجہ دی اور صفائی کا بڑا اہتمام کیا۔

(نائب مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

نصرت رائٹنگ پیڈ
جس پر
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ
کا بلاک پرنٹ شدہ ہے
ملنے کا پتہ
نصرت آرٹ پریس ربوہ

قرآن مجید
عکسی قرآن، حمائلیں، بازجمہ اور بلا ترجمہ
چھوٹی تقطیع سے لیکر بڑی تقطیع تک
تفسیریں، اوراد و وظیفہ۔ اور ہر قسم کی اسلامی کتابیں
مکمل فہرست مفت منگوایئے
تاج کمپنی لمیٹڈ، پوسٹ بکس نمبر ۵۳ کراچی

ہمیشہ پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی کی بسوں پر سفر کریں

اوقات

سرگودھا تا گوجرانوالہ		گوجرانوالہ تا سرگودھا	
پہلا ٹائم	۴ بجے صبح	پہلا ٹائم	۸½ بجے صبح
دوسرا ٹائم	۸½ " "	دوسرا ٹائم	۱½ " بعد دوپہر
تیسرا ٹائم	۱½ " بعد دوپہر	تیسرا ٹائم	۶ " شام

(اڈہ انچارج گوجرانوالہ)

ھوالشافی
شیریں اور خوش مزا
تریاق جگر (فولاد کا نہایت مفید مرکب)
جگر کی خرابی۔ خون کی کمی۔ دل کی دھڑکن۔ ضعف معدہ۔ تبخیر معدہ۔ بدہضمی۔ انتڑیوں کی کمزوری۔ نفخ۔ قبض اور گرمی دور کرنیکا اکسیر۔ ہضم اور جسم کو طاقت دینے والا مجرب تریاق۔ اگر فائدہ نہ کرے تو اتنی دوائی مفت (قیمت کورس ۵/۱ روپے) پیچیدہ امراض والے جوابی چھٹی کے ذریعہ صحیح مشورہ مفت حاصل کریں۔ احمدیہ دواخانہ متصل ٹی آئی پرائمری سکول۔ ربوہ

مضمون نویسی کا انعامی مقابلہ

جیسا کہ قبل ازیں متعدد بار اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے مضمون نویسی کا ایک انعامی مقابلہ ہو رہا ہے۔ جس کا عنوان ہے "حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے علمی اور عملی کارنامے" مضمون دس سے پندرہ ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیئے۔ مقابلہ میں شریک ہونے کی آخری تاریخ ۱۵ر ستمبر ۱۹۶۴ء ہو گی۔ اس میں اوّل۔ دوم۔ اور سوم آنے والے خدام کو بالترتیب۔ چالیس ۴۰/- پندرہ ۱۵/- اور دس ۱۰/- روپے کے نقد انعامات سالانہ اجتماع ۶۴ء کے موقعہ پر دیئے جائیں گے۔ زیادہ سے زیادہ خدام کو اس میں حصّہ لینے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ شہری مجالس کی طرف سے کم از کم ایک نمائندہ ضرور شریک ہو۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ماہِ اگست کا رسالہ الفرقان

حسب دستور ۱۰ر اگست کو ماہ اگست کا الفرقان جملہ خریداران کے نام پوسٹ کر دیا گیا ہے اس کا خاص مقالہ "اسلام کا اقتصادی و معاشرتی نظام" ہے جو جناب مولوی سمیع اللہ صاحب فاضل بمبئی کے قلم سے ہے۔ عیسائیوں کے اعتراض کی تردید میں بھی ایک مقالہ ہے۔ جن احباب کا چندہ ختم ہے ان کے نام وی۔ پی کئے گئے ہیں وصول فرما کر ممنون فرمادیں۔

(مینیجر الفرقان ربوہ)

درخواستہائے دُعا

۱۔ میرے ماموں جان مکرم راجہ اللہ دتہ ولد راجہ غلام مصطفےٰ صاحب مرحوم آف چک نمبر ۲۰ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات پیٹ میں سخت درد کی بیماری کی وجہ سے جہلم ہسپتال میں داخل ہو گئے ہیں احباب جماعت دعا کریں کہ مولا کریم صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمادیں۔ آمین۔ ثم آمین (خاکسار راجہ محمد اقبال ولد محمد تاج چک نمبر ۲۰ براستہ ملکوال ضلع گجرات)

۲۔ میرا لڑکا محمد فاضل آج کل بہت سخت بیمار ہے۔ اور گوجرانوالہ ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفایابی عطا فرمائے۔ محمد صادق بٹ چک نمبر ۶۱ بیدیانوالہ ضلع لائلپور)

۳۔ خاکسار ان دنوں ایک محکمانہ کورس کر رہا ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار۔ محمد سلیمان خاں اسسٹنٹ سب انسپکٹر لاہور کینٹ)

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں)، دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس انیس روپے ۱۹/-

معدہ اور پیٹ کی تمام بیماریوں کیلئے مفید دوا

رجسٹرڈ

تریاق معدہ

پیٹ درد، بدہضمی، اپھارہ، بھوک نہ لگنا، کھٹے ڈکار، ہیضہ، اسہال، ہچکی اور قے، ریاح خارج نہ ہونا، بار بار اجابت کی حاجت، اور قبض کے لئے نہایت مفید، زود اثر اور

کامیاب دوا

• کھانا ہضم کرتا • بھوک بڑھاتا اور جسم میں طاقت اور توانائی پیدا کر کے طبیعت کو شگفتہ اور بحال رکھتا ہے

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ، گول بازار، ربوہ

بہترین موقع

گول بازار ربوہ میں ایک جنرل سٹور کی اعلیٰ معیاری دکان قابل فروخت ہے۔ جن کے پاس مشہور و معروف کمپنیوں کی ایجنسیاں بھی ہیں مرکز سلسلہ میں رہائش کے خواہاں اور وسیع پیمانے پر کاروبار کرنے والے احمدی احباب کے لئے بہترین موقع ہے۔!

تفصیلات کے لئے

چوہدری محمد صدیق صاحب صدر عمومی ربوہ سے رابطہ پیدا کیجئے۔

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی۔ دیار۔ کیل۔ پڑتل چیل۔ کافی تعداد میں موجود ہے ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقع دیکر مشکور فرمائیں

گلوب ٹمبر کارپوریشن ۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور،

سٹار ٹمبر سٹور۔ ۹۰ فیروزپور روڈ لاہور ✱ لائل پور ٹمبر سٹور راجباہ روڈ لائل پور فون ۳۸۰۸

---

۷۵ فیصدی کمیشن !

خالص سلاجیت

ہزارہا سال سے مقبول جادو اثر تریاق ہے

عام طاقت بخش

ہونے کے علاوہ۔ جوڑوں کے دردوں کے لئے۔ درد گردہ کے لئے ذیابیطس اور سیلان الرحم کے لئے اکسیر ہے،

قیمت ایک تولہ ایک روپیہ ۳۰ تولہ ۲۰

پتہ جڑی بوٹی سپلائی سٹور مانسہرہ ضلع ہزارہ،

بجملہ حقوق محفوظ ہیں

خاص الخاص دوائیں

دوائے اٹھرا بچے ضائع ہو جانے کے لئے	۱۵ روپے
سرمہ عجیب۔ آنکھوں کی بیماریوں کیلئے	۲
حب مبارک اعصابی کمزوری کیلئے	۳
صندلان۔ خون کی صفائی کے لئے	۲
آسان ولادت پیدائش میں آسانی کے لئے	۳
میٹھی نیند۔ بے خوابی کیلئے	۳
حب مراد۔ بے اولاد عورتوں کیلئے	۳۰
ہاضوم ہاضمہ کی خرابی کیلئے	۳
مرہم اعجاز پھوڑے پھنسیوں کیلئے	۲
اکسیر مرداں۔ خاص طاقت کے لئے	۱۰
سکھ دھارا۔ فوری طبی امداد کیلئے	۲
سرفین۔ کھانسی کیلئے	۲
فرص دماغ دماغ کی کمزوری کیلئے	۳

حکیم مخدوم الطاف احمد اکمل الطب والجراحت

دواخانہ فضل میانی۔ (ضلع سرگودہا)

لاہور کے احباب

الفضل کا تازہ پرچہ

مکرم میاں صاحب عطاء الرحمن صاحب ابن ماسٹر محمد ابراہیم صاحب

ایجنٹ روزنامہ الفضل

مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ لاہور سے حاصل کریں

(مینیجر)

رشید اینڈ برادرز سیالکوٹ

کے

نئے ماڈل کے چولہے

بلحاظ

اپنی خوبصورتی مضبوطی، تیل کی بچت اور افراط حرارت دنیا بھر میں بے مثال ہیں

اپنے شہر کے ہر ڈیلر سے طلب فرمائیں

"پتہ مطلوب ہے"

مکرم لفٹیننٹ تاج محمد صاحب کا موجودہ پتہ نظارت ہذا کو درکار ہے اگر کسی دوست کو ان کا ایڈریس معلوم ہو یا لفٹیننٹ صاحب موصوف اس اعلان کو پڑھیں تو ایڈریس سے مطلع فرمائیں۔ (ناظر امور عامہ ربوہ)

تریاق چشم رجسٹرڈ کی اعجازی تاثیر

بن خود بھی حیران ہوں اور نہ ہی موجد کا دعویٰ ہے مگر لوگ کہتے ہیں کہ آپ کا سرمہ تریاق چشم بیس سالہ ککرے تین چار دن میں ختم کر دیتا ہے۔ چوہدری نصیر احمد صاحب گوٹھ احمدیہ ضلع تھرپارکر سندھ پھر ڈاکٹر اور حکیم بھی بار بار اپنے دواخانہ میں مریضان چشم کے لئے منگواتے ہیں چنانچہ ڈاکٹر حبیب اللہ خان آف ملتان تحریر فرماتے ہیں پانچ تولہ تریاق چشم بذریعہ وی پی ارسال فرما دیں پھر حکیم سید ظہیر صاحب البندی ٹوپی ضلع مردان تحریر فرماتے ہیں ۱۰ شیشیاں تریاق چشم بذریعہ وی پی ارسال فرما دیں اب آپ خود ہی غور فرمائیں کہ اس سے بڑھ کر مریضان چشم کے لئے اور کیا یقینی شہادت ہو سکتی ہے تریاق چشم ایک نباتاتی مرکب ہے جو ککروں کو زائل کرتا ہے سرخی کو اندر سویرا بالکل کاٹ دیتا ہے زخم خارش دھند گیہ گو نہ تیز روشنی میں آنکھ نہ کھلنا اور مطالعہ سے محروم رہنا سب کے لئے بے حد مفید ہے چالیس سال کے دوران میں اسسٹنٹ کیمیکل انجینئر صاحب اور دیگر نامور ڈاکٹروں اور اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ سے امتیازی سرٹیفکیٹ حاصل کر چکا ہے خدمت خلق کے پیش نظر قیمت وہی ہے جو چالیس سال پہلے مقرر کی گئی تھی قیمت پانچ روپے فی تولہ نوٹ:۔ اب کوئی صاحب سابقہ پتہ گڑھی شاہ دولہ صاحب ضلع گجرات آرڈر نہ بھیجیں۔

المشتہر:۔ مرزا محمد شریف بیگ۔ منیجر تریاق چشم۔ حویلی منصف نزد سول ہسپتال چنیوٹ ضلع جھنگ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہمیشہ اپنی

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ

کی آرام دہ بسوں پر سفر کیجئے (جنرل منیجر)

الفضل کے مشتہرین

سے خط و کتابت کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (منیجر الفضل)

مذہبی کتب

اردو، عربی اور انگریزی زبانوں میں خریدنے کے لئے ہمیشہ ہمیں یاد رکھیں،

اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ، گول بازار ربوہ

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

لاہور - ۱۸ اگست۔ بالائی علاقوں میں زبردست بارش سے مغربی پاکستان کے بعض دریاؤں میں سیلاب آگیا ہے۔ دریائے چناب میں پہلے ہی زبردست سیلاب تھا۔ کل ہیڈ خانکی پر پانی کا اخراج دو لاکھ کیوسک تھا دریائے راوی میں بھی سیلاب کا زور بڑھ گیا ہے۔ کل دوپہر شاہدرہ کے مقام پر ۵۴ ہزار کیوسک پانی خارج ہو رہا تھا دریائے سندھ میں اٹک۔ کالا باغ اور تونسہ کے مقام پر معمولی سیلاب ہے دریائے چناب میں سیلاب کے باعث تحصیل جھنگ، شورکوٹ اور چنیوٹ کے کئی دیہات زیر آب آگئے ہیں تازہ ترین اطلاع کے مطابق تریموں، خانکی اور مرالہ پر دریائے چناب کے پانی کا اخراج بالترتیب ۲،۳۳،۱۶۹۔ ۲۰۴۸۴۸ اور ۱۸۰۵۸۶ کیوسک ہے۔

دریں اثناء صوبے کے وسطی اور شمالی علاقوں میں گزشتہ روز سے وقفوں سے بارش جاری ہے لائل پور۔ سیالکوٹ، گوجرانوالہ، حافظ آباد، منٹگمری، جہلم اور راولپنڈی میں بھی مسلسل بارش ہو رہی ہے لاہور میں بارش سے درجہ حرارت میں نمایاں کمی ہوئی ہے آج لاہور کا زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ۸۷٫۸ اور کم سے کم درجہ حرارت ۷۵٫۰ رہا۔ محکمہ موسمیات نے اگلے چوبیس گھنٹوں کے دوران مزید بارش کی پیشگوئی کی ہے۔

کوالالمپور - ۱۸ اگست۔ انڈونیشیا نے جنوبی ملایا کے مغربی ساحل پر اپنے چھاتہ بردار دستے اتار دیئے ہیں۔ اس امر کا انکشاف کرتے ہوئے ملائیشیا کے نائب وزیر اعظم تن عبدالرزاق نے بتایا کہ ملائیشیا نے اپنی پولیس اور علاقائی فوج کو چوکنا رہنے کا حکم دے دیا ہے اور پولیس اور فوجی نفری کی چھٹیاں منسوخ کر دی گئی ہیں۔ تن عبدالرزاق نے مزید بتایا ہے کہ ملائیشیا کی سرزمین پر اترنے والے تیرہ چھاتہ برداروں کو گرفتار کر لیا گیا ہے ان میں انڈونیشی بحریہ کے افراد اور ملائیشیا کے شہری بھی شامل ہیں۔

دریں اثناء صدر سوئیکارنو نے انڈونیشیا کے یوم آزادی کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہم ملائیشیا کو کچلنے کے لئے اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے۔

استنبول - ۱۸ اگست۔ ترکی کے نائب صدر ڈاکٹر کمال شاہر نے واضح کیا ہے کہ ترکی قبرص میں اپنے حقوق کا تحفظ ہر قیمت پر کرے گا۔ خواہ وہ پوری دنیا کے مقابلے میں تنہا رہ جائے۔ انہوں نے خصوصی انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ قبرصی ترکوں کی غذائی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ترکی ضروری انتظامات کر رہا ہے اور اگر مزید تشدد کیا گیا تو ہوائی جہازوں کے ذریعہ غلہ پہنچایا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اگر قبرص پر ترکی کے ہوائی حملہ کو تازیانہ عبرت تصور نہ کیا گیا تو ہم نہایت سخت اقدام کریں گے اور اگر میکاریوس نے قبرصی ترکوں کی تباہی کے لئے پھر کسی مذموم مہم کا آغاز کیا تو ہمارا جواب دیدنی ہوگا۔

نئی دہلی - ۱۸ اگست۔ بھارت کے وزیر دفاع مسٹر چاون روس سے جنگی سامان حاصل کرنے کی بات چیت کے لئے ۲۸ اگست کو ماسکو جائیں گے ان کے ہمراہ جنرل چوہدری اور ایڈمرل ایس ایم نندا بھی ہوں گے۔

لائل پور - ۱۸ اگست۔ یہاں شدید بارش کے باعث نشیبی علاقوں میں پانی بھر گیا ہے اور ڈھائی سو کچے مکان گر گئے ہیں۔ نشیبی علاقوں میں دو سے تین فٹ تک پانی کھڑا ہے دریں اثناء متاثرہ علاقوں کے چالیس افراد پر مشتمل ایک وفد نے ڈپٹی کمشنر لائل پور سے ملاقات کی ہے اور انہیں صورت حال سے آگاہ کیا ہے جناب مجید مفتی نے وفد کو یقین دلایا کہ ان کی مشکلات پر ہمدردانہ غور کیا جائے گا۔

کراچی - ۱۸ اگست۔ ٹائمز آف انڈیا کے مطابق بھارت نے اگلے پانچ ماہ میں ملک میں غذائی قلت کو دور کرنے کے لئے امریکہ سے ۳۵ لاکھ ٹن زائد گندم دینے کی درخواست کی ہے اخبار لکھتا ہے کہ بھارت کے وزیر خوراک مسٹر پاٹل نے امریکی وزیر زراعت مسٹر فری مین سے یہ درخواست کی ہے۔ وہ واشنگٹن سے کل یہاں پہنچے ہیں۔

مظفر آباد - ۱۸ اگست۔ جنگ بندی لائن کے اس پار سے موصولہ اطلاعات کے مطابق ہفتہ کے روز بھارتی پولیس اور محاذ رائے شماری کے کارکنوں کے درمیان کشتواڑ کے مقام پر زبردست تصادم ہو گیا جس کے بعد پولیس نے محاذ کے کارکنوں پر گولی چلا دی فائرنگ کے نتیجہ میں پولیس کے آدمیوں سمیت کل ۲۶ افراد شدید زخمی ہو گئے۔

نئی دہلی - ۱۸ اگست۔ بھارت میں قیمتوں میں اضافہ کے خلاف قریباً ۳۰۰ خواتین نے بطور احتجاج بھارت کے وزیر اعظم مسٹر لال بہادر شاستری کی رہائش گاہ کے باہر مظاہرہ اور بھوک ہڑتال کی

ماسکو - ۱۸ اگست۔ روسی خبر رساں ایجنسی تاس کے مطابق روس کے وزیر اعظم مسٹر خروشچیف نے گزشتہ روز امریکہ اور برطانیہ پر الزام لگایا ہے کہ انہوں نے قبرص کے خلاف ایک سامراجی سازش کے تحت قبرص پر [illegible] پر ترکی کی بمباری کی حوصلہ افزائی کی ہے۔"

میاں اللہ بخش صاحب درویش قادیان وفات پاگئے

(محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ناظر خدمت درویشان)

محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان نے اطلاع دی ہے کہ میاں اللہ بخش صاحب درویش قادیان جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی اور موصی تھے مورخہ ۳۰-۳۱ جولائی کی درمیانی رات کو وفات پاگئے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ میاں اللہ بخش صاحب مرحوم بہت خوبیوں کے مالک تھے اور انہیں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ابتدائی درویشوں میں شامل ہونے کی سعادت نصیب تھی۔ انہوں نے درویشی کا سترہ سالہ دور نہایت اطمینان اور خوش دلی سے گزارا۔ بہت صابر و شاکر۔ عبادت گزار اور کم گو بزرگ تھے۔ مشکلات کے زمانہ میں کبھی کوئی حرف شکایت زبان پر نہ لائے۔

ان کی بیماری کی اطلاع پر ان کے اکلوتے بیٹے میاں علم الدین صاحب ساکن احمد نگر متصل ربوہ ویزا لے کر قادیان چلے گئے اور انہیں اپنے نیک اور ضعیف العمر والد کی خدمت کا موقع میسر آگیا۔ دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ مرحوم و مغفور کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین۔

درخواست دعا

۱۔ محترمہ والدہ صاحبہ کو تکلیف ہے۔ دل گھٹتا ہے نیز بڑھاپے کے سبب اور کئی عوارض ہیں۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفا عطا فرماوے۔

(قمر الدین مولوی فاضل - ربوہ)

۲۔ مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب بی اے۔ بی ٹی سیکنڈ ماسٹر ٹی آئی ہائی سکول سخت بیمار ہیں۔ ان کو پیشاب کی تکلیف ہے، سارے جسم پر سوجن ہے۔ ان دنوں فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ صحابہ کرام، درویشان قادیان اور افراد خاندان حضرت مسیح موعودؑ اور تمام احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مکرم چوہدری صاحب موصوف کو صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا کرے۔ آمین

(خاکسار محمد صدیق شاہد مربی سلسلہ منٹگمری)

ربوہ میں بلیک آؤٹ کی مشق

مورخہ ۲۴-اور ۲۵ اگست کی درمیانی شب کو ۹ بجے سے ۱۱ بجے تک بلیک آؤٹ کی مشق کی جائے گی۔ لہذا اہالیان ربوہ سے التماس ہے کہ وہ ۲۴-۲۵ اگست کی درمیانی شب کو پونے ۹ بجے اپنے گھروں کی بتیاں گل کر دیں اور اس امر کا پورا پورا اہتمام کریں کہ روشنی دریچوں اور روشندانوں سے چھن کر باہر نہ آئے۔

مندرجہ بالا ہدایات کی سختی سے پابندی کی جائے۔ خلاف ورزی کی صورت میں قانونی کارروائی کی جائے گی۔

(چیئرمین ٹاؤن کمیٹی - ربوہ)

معاہدہ استنبول کسی کے خلاف نہیں

پیرس میں فضل القادر چوہدری کا بیان

پیرس ۱۵ اگست — پاکستان اسمبلی کے سپیکر جناب فضل القادر چوہدری نے گزشتہ روز یہاں کہا کہ پاکستان، ایران اور ترکی کے درمیان معاہدہ استنبول کسی علاقے یا قوم کے خلاف نہیں ہے۔ وہ کوپن ہیگن جاتے ہوئے کچھ عرصہ کے لئے پیرس میں رکے تھے۔ انہوں نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ اس علاقہ کا اگر کوئی اور ملک اس معاہدہ میں شریک ہونا چاہے تو اسے پوری اجازت ہے اور اس معاہدہ میں اسے برابر کے حقوق حاصل ہوں گے۔ انہوں نے ایک اور سوال کے جواب میں کہا کہ پاکستان میں مکمل جمہوریت ہے۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۷